ما آتیٰکم الرسول فخذوہ وما نہیٰکم عنہ فانتہوا

نحمد اللہ العزیز ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ العظام ان الکتاب المستطاب المسمیٰ



# عجائب البیان فی حجاب النسوان

١٣١٢ھ 1893



للفاضل الاجل والمحدث الاکمل ابو البرکات المولوی حاجی محمد بن عبد اللہ پنجابی

قد طبع فی مطبع دکن بمقام حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ. اَللّٰهُمَّ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ

اسلام کی خوبی اور تہذیب ادنیٰ اور اعلیٰ پر ظاہر ہے کوئی بیان کی حاجت نہین اور جو جو اصلاحین اسلام کے قدم سے ہوئی ہین وہ بھی ظاہر ہین اسلام نے بہت تہوڑی مدت مین قوم کی حالت درست کی جو آج دنیا کے پردہ پر اگر نظیر ہے تو وہ خود نظیر ہی فی الواقع یہہ ایک معجزہ ہے اور خالق کی اپنے بندون کے ساتھہ ایک عنایت خاص ہے بغیر تائید الٰہی کے اسکا ہونا ممکن نہ تہا یہ بشر کی طاقت سے باہر تہا کذب اور فسق و فجور و فحش و زنا و دغابازی و قماربازی و شراب نوشی و بے حیائی بزدلی ہ گوئی و بدخلقی و بدمیتی کا لمعدوم کیا بلکہ نیست و نابود کر دیا گویا اوسکا وجود ہی نہ تہا پاکیزگی تقوی عفت عصمت و طہارت حیا لیاقت قابلیت ہمت ہ حمیدہ صداقت خوش معاملگی خصائل حمیدہ و اخوت اسلامی و ہمدردی

و یتیم پروری و دلیری و شجاعت و میل جول باہمی کردیا قرآن و احادیث کے مطالعہ سے
خوب معلوم ہوسکتا ہے کہ اسلام نے مسلمانون کے ساتھہ کیا کیا حمایت اور اصلاح
کی ہے فی الواقع اسلام نے مجموعی حیثیت سے ظاہری و باطنی تہذیب کو ترقی دے
جو فی الحال غیر قومون نے بطفیل اسلام کے تہذیب و شایستگی و علمی لیاقت و فنونی
حاصل کی خاصکر یورپ و دیگر ممالک مین جو آجکل ہے یہہ خاص اسلام کی برکت کا
نتیجہ ہے مخالفین اسلام سب اس امر کو تسلیم کرتے ہین ذرا اصول کو تو ملاحظہ فرماؤ
اس زمانہ مین جہال کم استعداد ونے اپنی کم فہمی کی وجہ یا ضلالت کے سبب سے
بے اصل مسائل خلاف دین محمدی کے شرع شریف مین ملانے شروع کی شارع
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین ایسے لوگ ہونگے جو اپنے علم شرعی سے
خالی ہونگے اور اونکو علم ربانی سے کوئی مس بھی نہ ہوگا اور وہ بغیر علم کے فتوی دینگے
آپ گمراہ ہونگے اور دوسرے کو بھی گمراہ کرینگے رواہ ابن ماجہ وغیرہ۔
اب اس حدیث کا مضمون ظہور مین آرہا ہے کہ جنکو عبارت عربی پڑہنے کی مقدرت
اور استعداد نہین وہ خلاف شرع تصنیف اور تالیف کرکے اہل اسلام کو راہ ضلالت
پر لگاتے ہین اور لوگون کو گمراہ کررہے ہین افسوس تو یہہ ہے کہ نہ کوئی حاکم عادل ہے
اور نہ لوگون مین غیرت کا مادہ ہے اگر کسی مین کچہہ ہے بھی تو اوسمین مقدرت
نہین تو اوسکا ہونا کیا۔ اسمین کچہہ شک نہین کہ خداتعالے دن قیامت کے ہر مسلمان
سے سوال کرے گا جو کچہہ مین نے تجہکو دیا تہا تونے اوسکو میری راہ مین کہان کہان
خرچ کیا صاحب مال سے مال کی نسبت اور اہل علم سے علم کی نسبت سوال ہوگا
اگر اوس نے مصارف بیان کردیا تو بہتر ورنہ سخت مواخذہ ہوگا وہان پر کوئی صورت

بن نہین پڑے گی جسکی نسبت آیت قرآنی مصباح منور ہے لا ینفع مال ولا بنون
الا من اتی اللہ بقلب سلیم احکام الٰہی نے مجھکو خوف اس امر کا دیا کہ اگر تو انہا فرض
ادا نکرے گا تو روز جزا مین سخت ماخوذ ہوگا۔

واضح ہو کہ بے پردگی کے نسبت نہایت زور و شور سے لکچر اسپیچ دیے جاتے ہین
کہ جو مومنات صالحات پردہ کرتے ہین وہ خلاف شرع ہے اسکی کوئی اصل نہین
ہان اوسکی اصل اور دلیل ہے کیا آپ کو قرآن حدیث معلوم نہین لیکن عقل فہم
کی نہایت ضرورت ہے بغیر اسکے ہرگز جانچ نہین سکتا اگر علم نہین تو علما سے پوچھ لیجیے

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون قال اللہ تعالےٰ شانہ فی کتاب

المبین لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم
اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ کہہ واسطے مسلمان مردوں کے
جبکہ راہ مین چلین یا سوار اوس کے جب دفعتہً انکی نظر اجنبی عورتون پر پڑ جاوے
تو آنکھین اپنی بند کرین جس سے انکو خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور محافظت کرین
شرمگاہ اپنے کی زنا سے یہ آنکھین کا بند کرنا اور شرمگاہ کا حفاظت مین کرنا
نہایت پاکیزہ ہے واسطے اونکے اگر وہ ایسا نہین کرین گے خدا تعالیٰ تو ہر وقت
انکے افعالون سے خبردار ہے ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے پہلی نظر جو دفعتہً واقع ہو وہ معاف ہو سکتی ہے اور دوسری
نظر نہین معاف ہوگی کذا فی مسلم وابوداؤد والترمذی والنسار اور صحیحین مین ابی سعید
سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحاب کو راستون کے
بیٹھنے سے بچو صحابہ نے سوال کیا ہم اگر چارہ نہو تو کیا کرین فرمایا اگر تم نہین مانتے ہو

تورا ستہ کا حق ادا کرو صحابہ نے کہا کیا حق ہے فرمایا کہ نیچا کرنا نگاہ کا۔ روکنا ایذا کا
جواب دینا سلام کا۔ حکم کرنا نیک بات کا۔ منع کرنا بُری بات کا شارع علیہ السلام نے
بلفظ ایاکم والجلوس علی الطرقات سے فرمایا جو اہل عرب شیر سے ڈرایا
کرتے ہین یا نہایت اشد گناہ سے ڈرایا کرتے ہین چونکہ شارع کو شرمگاہ کی حفاظت
مین بہت شدت منظور تھی لہذا لفظ شرمگاہ کو پہلے ذکر فرمایا حدیث مذکور مین۔

قولہ تعالے قل للمومنات یغضضن من ابصارھن الآیۃ۔

کہا ہے اے محمدؐ واسطے مسلمان عورتون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی اور حفاظت
کرین شرمگاہ اپنے کی۔ اسمین کچھ شک نہین کہ سبحانہ تعالی نے عورتون کو بیان
تاکیداً مخاطب کیا تحت خطاب مردون کے تغلیبا اور اللہ تعالی نے کتاب المبین
مین آنکھین بند کرنے کا امر مقدم فرمایا حفظ فرج پر اسواسطے کہ نظر وسیلہ عدم
حفاظت فرج مین ہے اور نظر مقدمہ فسق وفجور کی حد تک پہونچاتا ہے خدا تعالی نے
اہل اسلام کو اس حکم کے ساتھہ خاص کیا ہے اسواسطے کہ اس کے متحمل
اور متمکن ہوسکتے ہین اس آیت ظاہرہ مین برہان قاطعہ مین جو حکم مردون کو کیا
وہی حکم عورتون کو فرمایا یہ خدا تعالی کی نہایت شفقت کا باعث ہے چونکہ خدا تعالی
نہایت غیور ہے لہذا عورتون کے واسطے زیادہ کیا کہ ظاہر کرین بناؤ سنگار
اپنے کو۔ جو آگے پوری طور پر مفسراً ثابت ہوجاویگا قول اللہ عز وجل
للرجال یغضوا من ابصارھم اس آیت کے ذیل مین چند مسائل ہین اکثر
نحویون کے نزدیک لفظ من کا بعض کے معنی سے ہے یعنے یغضوا بعض
ابصارہم۔ امام اخفش کے نزدیک یہ من زاید ہے تو اس صورت مین اسکا

معنی یہ ہوگا کہ بند کرو نظر کو قلیل ہو یا کثیر بعید ہو یا قریب ضعیف ہو یا قوی جوان کی نظر ہو یا بوڑھے کی اور امام سیبویہ کے نزدیک نہ بعض کا معنی ہے اور نہ زائد ہے بلکہ اسکا معنی فارسی مین از کا ہے۔

واضح ہو کہ عورات چار قسم پر منقسم ہین ایک ستر عورت مرد کی بمقابل مرد کے۔ دوسری ستر عورت زن کی بمقابل زن کے اور تیسری ستر عورت زن کی بمقابل مرد کے اور چوتھی ستر عورت مرد کی بمقابل زن کے حضرت امام ابو حنیفہ اور امام شافعی و امام احمد حنبل کے اور امام مالک و اہل حدیث کے نزدیک ستر عورت کی حد ناف سے تا گھٹنا ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک گھٹنا ستر عورت مین داخل ہے پس مرد کو دوسرے مرد کی طرف دیکھنا جائز ہے لیکن ستر عورت کو دیکھنا جائز نہین اور ستر عورت کی حد ہم بیان کر چکے ہین اور دوسری قسم کا حکم بھی مثل پہلی قسم کی ہے کہ عورت کو دوسری عورت کی ستر عورت کی طرف دیکھنا جایز نہین جمیع العلماء حنفیہ و شافعیہ و حنابلہ و مالکیہ و غیر مقلد و امامیہ و اسمعیلہ و زیدیہ و مرجیہ و قدریہ و عتریہ و جبریہ و معتزلیہ وغیرہم کا یہ اتفاق ہے کہ عورت کا کل بدن ستر عورت ہے اسمین کسیکو اختلاف نہین اور عورت کے طرف سے دیکھنا مطلق حرام ہے جیسا دلائل بینہ سے ثابت ہو چکا ہے اور یہ دیکھنا دو حال سے خالی نہین ہوگا یا تو یہ عورت منظورہ ذی محرم ہوگی یا غیر ذی محرم ہوگی واضح ہو کہ اسمین کچھ شک نہین علما نے بعض مواقع مین ہاتھ منہ کا دیکھنا جائز فرمایا ہے حالانکہ کتاب آسمانی صراحتہً و دلالتہً و کنایتہً و اشارۃً من کل الوجوہ منع کرتی ہے مگر شارع علیہ السلام نے بعض مواقع مین رخصت دی ہے بلکہ ترغیب دی غرض یہ ہے

کہ نفس دیکھنا تین حال سے خالی نہو گا یا تو اُس کے دیکھنے مین کوئی غرض ہوگی اور نہ فتنہ ہوگا یا اُس مین فتنہ ہوگا اور غرض کوئی نہو گی یا اُسمین غرض اور فتنہ دونون ہونگے پس قسم اول جسکے دیکھنے مین غرض ہے۔ واضح ہو کہ اس حالتمین دیکھنا اجنبیہ عورت کے ہاتھہ منہ کو دیکھنا مطلق حرام ہے اگر دفعۃً نظر پڑجاوے تو فوراً نظر کو روک دے اور ابو حنیفہ رح یہان پر فرماتے ہین کہ اگر کسی شخص کی بغیر قصد کے نظر پڑجاوے تو موجب معصیت کا نہین ہے بشرطیکہ محل فتنہ کا بھی نہو اگر قصداً دیکھے گا تو عاصی ہوگا بدلیل قرآنی کے ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا اور دوسری قسم جسمین غرض ہو اور فتنہ نہو پس واضح ہو اس قسم مین کئی امور ہین اول یہ کہ دیکھنے والے کا ارادہ نکاح کا ہوگا تو اس صورت مین مرد کو عورت کے ہاتھہ منہ کو بغرض نکاح کے دیکھنا جائز ہے ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی نسبت فرمایا اور وہ نکاح کا ارادہ کرتا تھا کیا تم نے اوس عورت کو دیکھا ہے جسکا تو ارادہ کرتا ہے پہر فرمایا کہ جب ایک تمہارا نکاح کا ارادہ کرے تو عورت کو دیکھ لیا کرے اسواسطے کہ یہ دیکھنا شادی کے ارادہ سے ہے نہ غیر سے اور مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ مین نے ایک عورت کو پیغام بہیجا جب رسول خدا کو معلوم ہوا تو فرمایا کیا تم نے اوس عورت کو دیکھا مین نے کہا نہین پس فرمایا ضرور اسکو دیکھہ پس یہہ دیکھنا ہمیشہ کے اتفاق کا باعث ہے الغرض جبکہ شادی کا ارادہ ہو تب عورت کے چہرے اور ہاتھہ کو دیکھنا جائز ہے بجز اسکے دیکھنا جائز نہین اور جواز کی ایک دلیل اور بھی ہے قولہ تعالی لا تحل لک النسا

من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبك حسنهن اخیر لفظ سے
یہ ثابت ہوا کہ تعجب حسن بے دیکھے نہین ہوتا لہذا نکاح کے ارادہ سے دیکھنا گناہ مین
شمار نہین بلکہ سنت ہے اسمین کچھ شک نہین بجز اس صورت کے غیر محرم کا دیکھنا
مطلق حرام ہے (دوئم قسم) جو ہم ذکر کر چکے ہین صورت اوسکی یہ ہے کہ جب باندی
کی خرید کا ارادہ ہو تو اوسکو سوا ستر عورت کی دیکھنا جائز ہے خواہی چہرہ ہو
یا ہاتھ ہون (سوم قسم) جو ہم ذکر کر چکے ہین صورت اوسکی یہ ہے کہ جب باندی کے
بیع کا ارادہ ہو تو اوسکو دیکھنا جائز ہے خواہی یہ اوس باندی کا مالک ہو یا غیر
مالک (چہارم قسم) جو ہم ذکر کر چکے ہین جبکہ گواہی کی ضرورت واقع ہونیوالی ہو
تو بجز ستر عورت کے چہرہ اور ہاتھ کا دیکھنا جائز ہے تاکہ گواہی صاف
صاف بیان کرے مگر چند جگہہ پر مخصوص ہے جیسے زنا کی گواہی دینا اور چانکہ
زنا مین پردہ پوشی کرنا واجب اور مستحب ہے یا مثل رضاع کی گواہی دینا اکثر تو
رضاع مین عورتون کی گواہی عند الشرع کافی ہوجاتی ہے مگر ایک صورت اور
بھی ہے علماء نے اوسمین بھی جائز رکھا ہے جیسے دریا مین غرق ہوجاوے
یا آگ مین حرق ہوجاوے تو تمیز کے واسطے دیکھنا جائز ہے اور ستر عورت
یہان بھی شرط ہے واضح ہو کہ حرہ عورت کا کل بدن ستر ہے بدلیل لان بدن
المرأة فی ذاته عورة وبدلیل ثانی لانه لا تصح صلاتها مکشوفة
البدن کذا فی احادیث نبویه وفقه حنفیه۔ دلائل بالا سے پوری
طور پر ثابت ہوچکا کہ مرد کو عورت کا دیکھنا حرام ہے اور عورت کو مرد کا دیکھنا حرام
ہے مگر چند جگہہ مین جنکو ہم صاف صاف بیان کر چکے ہین۔

اب رہا اندھے سے پردہ کرنا واضح ہو کہ اندھے سے بھی پردہ کرنا واجب ہے بدلیل
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنے گھر مین تشریف رکھتے تھے اور عبداللہ
بن ام مکتوم نابینا آیا رسول خدا نے حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ کو فرمایا کہ عبداللہ
بن ام مکتوم سے پردہ کرو ام سلمہ نے کہا کیا وہ اندھا نہین نہ تو ہمکو دیکھتا ہے اور
نہ پہچانتا ہے رسول خدا نے فرمایا کیا تم دونون بھی اندھی ہو کہ نہ اوسکو دیکھتی ہو
نہ پہچانتی ہو کذا اخرجہ ابوداؤد والترمذی ثم قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح۔
اب یہہ امر دریافت طلب ہے کہ دیور سے پردہ کیا ہے۔ واضح ہو کہ دیور سے پردہ
کرنا واجب ہے دیور مثل اجنبی مرد کے ہے صحیحین وغیرہما مین یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ
دیور سے پردہ کرنا ضرور ہے بلکہ نہایت تاکید ہے۔

سوال کیا۔ مخنث سے پردہ کرنا واجب ہے یا نہ ہان واجب ہے فتح مکہ معظمہ کا قصہ ہے
ایک مخنث دوسرے مرد کے سامنے ایک عورت کی تعریف کرتا تھا باین الفاظ
اذا اقبلت باربع فادبرت بثمان پس رسول خدا نے سنکر ازواج مطہرات کو
فرمایا کہ مخنثون سے پردہ کرو یہہ عورت کی حالت کو خوب جانتے ہین اور یہہ تم پر
ہرگز داخل نہون کذا فی صحاح ستہ۔

دلائل بینہ اور براہین قاطعہ بالا سے ثابت ہو چکا ہے پردہ کرنا فرض ہے جس طرح
عورتون کو مردون سے پردہ کرنے کی تاکید ہے اسی طرح مردون کے واسطے
کلام ربانی مین ارشاد ہوا ہے مجکو اسوقت ایک روایت الدار قطنی کی یاد آئی
عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ جب باہر سے کوئی عورت مکہ معظمہ مین آجاتی
حج کے موسم مین تو یہہ کہتے کون مجھکو کپڑا عاریت دیگا اگر اوسکو کوئی شخص کپڑا